کشفِ حقیقت

سنہ ۱۳۶۵ھ

سنہ ۱۹۴۶ء

یعنی

مکالمۃ الصدرین کا جواب ۱۳۶۵ھ

از

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی
شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند
وصدر جمعیۃ علماء ہند

طابع وناشر محمد وحید الدین قاسمی دفتر جمعیۃ علماء ہند دہلی

مطبوعہ دلی پرنٹنگ ورکس دہلی۔ (جملہ حقوق بحق جمعیۃ محفوظ ہیں)۔

٢

کشف حقیقت

یعنی

مکالمۃ الصدرین کا جواب

از حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب

مدنی مدظلہ - صدر جمعیۃ علمائے ہند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ وصحبہ اجمعین - امابعد - یورپین اقوام عموماً اور برطانیہ خصوصاً اپنے اغراض ومقاصد کے لئے خواہ وہ کسی قدر بھی مذموم اور مشئوم ہوں ہر قسم کے جائز اور ناجائز ذرائع اور وسائل کو استعمال کرنا نہ صرف مباح سمجھتی ہیں بلکہ ضروری اور فرض خیال کرتی ہوئی عملدرآمد کرتی رہی ہیں - اس راہ میں ہر ہر قسم کی ڈپلومیسی اور دجل وفریب اور ہر ہر نوع کی منافقت اور بددیانتی کو انتہائی کمال اور سیاست شمار کرتی ہیں -

تہمت تراشی اور افترا پردازی، دروغگوئی اور بہتان بندی ان کے یہاں اوجِ کمال کی مقدس سیڑھیاں ہیں - جن کے لئے نہ صحافتی ذمہ داریاں مانع ہوتی ہیں - نہ انسانی اخلاق اور مذہبی تعلیمات سدِ راہ بنتی ہیں - یہی ان کا نصب العین اور مقصد زندگی ہے اور یہی ان کا معیار عروج وترقی ہے یعلمون ظاھراً من الحیٰوۃ الدنیا وھم عن الاٰخرۃ ھم غافلون -

"علامہ عثمانی نے فرمایا کہ میں نے ابھی صدارت کے قبول اور عدم قبول کی نسبت کوئی باضابطہ فیصلہ نہیں کیا ہے لیکن کل کے لئے کچھ نہیں کہہ سکتا کہ کیا کروں گا۔ (نوٹ) لیکن اس کے بعد علامہ عثمانی نے کل ہند جمعیۃ العلماء اسلام کے ناظم کے تار کے جواب میں باضابطہ صدارت کی منظوری کا تار روانہ فرمادیا ہے۔ فللہ الحمد" مرتب

پھر اس وقت کی گفتگو کو "مکالمۃ الصدرین" کہنا کس طرح دیانتداری کہا جاسکتا ہے۔ بہرحال مرتب صاحب نے مسلمانوں کو دجل و فریب میں ڈالنے کے عجیب عجیب پہلو اختیار فرمائے ہیں۔ اگرچہ موصوف کی زندگی میں یہ واقعہ کوئی نادر واقعہ نہیں ہے لیسٹ باول قارورۃ کسرت فی الاسلام بلکہ یہ موصوف کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے اگر صداقت اور حقیقت پیش نظر ہوتی تو چاہئے تھا کہ ایسا نام تجویز کیا جاتا۔ جس سے مکالمہ وفد جمعیۃ علماء ہند یا حضرت علامہ عثمانی کا اظہار ہوتا مگر ایسا کیا جاتا تو تلبیس کس طرح ہوتی جو اس جماعت (لیگ) کا آئے دن کا طریق کار ہے۔

مکالمۃ الصدرین کا پہلا کھلا ہوا جھوٹ

تمام عدالتوں اور قوانین کا مسلمہ اصول ہے کہ اگر کسی دستاویز یا تمسک اور تحریر میں ایک جھوٹ بھی قطعی طور پر ثابت ہوجاتا ہے تو پوری دستاویز اور تمسک اور تحریر ساقط الاعتبار اور جعلی قرار دیدی جاتی ہے اور مالک تمسک کو جعلساز اور مجرم قرار دیکر مستحق سزا سمجھتے ہیں۔ یہی نہیں کہ جھوٹ کا قطعی ثبوت ہی اس کا باعث ہوتا ہے بلکہ اگر اشتباہ بھی کسی تمسک وغیرہ میں پڑجاتا ہے تو تمام تمسک مشتبہ ہوجاتا ہے۔

رسالہ مکالمۃ الصدرین میں پہلا کھلا ہوا ظاہر و باہر ایسا جھوٹ کہ جس کے جھوٹ اور دروغ ہونے میں کسی غور و فکر اور استدلال اور ردوقدح کی ضرورت نہیں ہے جمعیۃ علماء ہند کے فارموے کے متعلق چالیس۴۰ چالیس۴۰ اور بیس۲۰ کا عدد ہے جسکو مکالمہ میں